سوال

(108)مسجد میں دنیاوی گفتگو کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فرض یا سنت پڑھنے کی حالت میں یا اس کے علاوہ کسی وقت میں بھی مسجد یا اس کے صحن میں اونچی آواز اور دنیاوی باتیں کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسجد کے اس حصہ میں جو نماز پڑھنے کے لیے مخصوص و معین ہے خواہ وہ مسقّف ہو یا کھلا ہوا بغیر چھت کے ہو۔ کوئی شخص فرض یا سنت پڑھ رہا ہو مطلقا دنیاوی بات کرنی ممنوع ہے۔ وہاں نہ زور سے دنیا کی باتیں کرنا جائز ہیں اور نہ آہستہ، ہاں مسجد کا وہ زائد حصہ جو پختہ فرش سے الگ بیکار پڑا ہوا ہے وہاں اگر دنیاوی بات ایسی آواز میں کی جائے کہ نماز پڑھنے کے لیے معین کی ہوئی اور فرض تک پہنچ کر مصلیوں کی نماز میں خلل انداز نہ ہو تو یہ جائز اور مباح ہے۔ ''عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بن مسعود قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "سَیَکُونُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَکُونُ حَدِیثُھُمْ فِی مساجدھم، لیس للہ فیھم حاجة،، رواہ ابن حبان فی صحیحہ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان 267/8).

وروی عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: «جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ، وَمَجَانِينَكُمْ، وَشِرَاءَكُمْ، وَ بَيْعَكُمْ، وَخُصُومَاتِكُمْ، وَرَفْعَ أَصْوَاتِكُمْ،،الحدیث رواہ ابن ماجہ (ابواب المساجد والجماعات (235)(1/135).

پس مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے والے اسوۂ رسول اور تعلیم نبی کے تارک ہیں۔ (محدث دہلی ج:10ش، ذی القعدہ 1361ھ دسمبر 1942ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 206

محدث فتویٰ